خاوند مجبور کرتا ہے کہ گھر والوں اور لوگوں سے جو سنا ہے وہ سب کچھ بتایا جائے

يجبرها زوجها على نقل كل ما تسمعه من أهلها والناس له !

[urdu - اردو - أردو]

شیخ محمد صالح المنجد

ترجمہ: اسلام سوال وجواب ویب سائٹ
تنسیق: اسلام ہا ؤس ویب سائٹ

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب
تنسيق: موقع islamhouse

2013 - 1434

IslamHouse.com

خاوند مجبور کرتا ہے کہ گھر والوں اور لوگوں سے جو سنا ہے وہ سب کچھ بتایا جائے

میرا خاوند مجھے مجبور کرتا ہے کہ میری والدہ یا بہن یا کسی دوسرے شخص نے جو بات بھی مجھ سے کی ہے وہ بتاؤں، اور دلیل یہ دیتا ہے کہ ہو سکتا ہے میری ماں نے کوئی ایسی بات کہی ہو جس سے گھر خراب ہو جائے، اور اگر میں نہ بتاؤں تو مشکلات شروع ہو جاتی ہیں، کیا میں خاوند کی بات مان لوں یا نہ ؟

الحمد لله:

١ ـ اس خاوند پر واجب ہے ـ اگر اس كى بيوى كى بات صحيح ہے تو ـ وہ اپنى بيوى سے اس مطالبہ ميں اللہ سے ڈرے، اور وہ يہ جان لے كہ وہ اس فعل كى بنا پر گنہگار ہوگا، اور اس كى بيوى كے ليے اس مطالبہ ميں اطاعت كرنا حلال نہيں.

٢ ـ اور ہم اس خاوند كو نصيحت كرتے ہيں كہ وہ لوگوں كى بجائے اپنے نفس ميں مشغول رہے، اور اپنے عيوب كو ديكھ كر ان كى اصلاح كرے، اور اپنى كوتاہى كو دور كرنے كى كوشش كرے اور اپنے نفس امارہ كو كمال تك پہنچائے، اس كے ليے لوگوں كے بارہ ميں مشغول ہونے سے يہى بہتر اور اولى ہے كہ لوگ كيا كہتے ہيں، اور فلاں نے كيا كہا اور كيا كيا ہے.

ابن قيم رحمہ اللہ كہتے ہيں:

لوگوں ميں سب سے زيادہ خسارہ پانے والا وہ شخص ہے جو اپنے نفس ميں مشغول ہو كر اللہ كو بھول جائے، بلكہ اس سے بھى زيادہ نقصان اور خسارہ اٹھانے والا شخص وہ ہے جو اپنے آپ كو بھول كر لوگوں ميں مشغول ہو جائے "

الفوائد (٥٨).

٣ ـ اسے لوگوں کے بارہ میں سوء ظن اور غلط گمان نہ رکھ کر اپنے بارہ میں یہ اعتقاد مت رکھے کہ وہ خود کمال نفس رکھتا ہے اور پھر لوگ جو کچھ کہتے ہیں وہ غلط ہے اور اس کے لیے اہم ہے اور اسی کے بارہ میں ہی ہے، بلکہ یہ تو لوگوں کے قصے اور حالات سننے اور ان کی عزت کی سے کھیلنے کی خواہش ہے.

٤ ـ اس خاوند سے امید تو یہ تھی کہ اگر بیوی اپنے خاندان یا کسی اور شخص کی بات اس کے لیے نقل بھی کرتی تو وہ اسے قبول نہ کرتا، چاہے وہ کلام اس کے اپنے بارہ میں ہی ہوتی، کیونکہ اس کی بیوی اس صورت میں چغل خور اور غیبت کرنے والی ہوتی.

بعض سلف رحمہ اللہ کا قول ہے: چغل خور اور غیبت کرنے والا شخص ایك لحظہ میں اتنی خرابی پیدا کر دیتا ہے جو جادوگر ایك برس میں خرابی نہیں کر سکتا "

تو یہ خاوند اپنے لیے کیسے قبول کر رہا ہے کہ وہ ایسا کرنے کی بیوی کو خود وصیت کرے، بلکہ اگر بیوی ایسا نہ کرے تو اسے سزا کی دھمکی دیتا ہے!؟

امام نووی رحمہ اللہ ابو حامد غزالی رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں:

" ہر وہ شخص جس کے پاس کوئی کسی شخص کی چغلی اور غیبت کرے اور اسے کہا جائے کہ: فلاں شخص تیرے بارہ میں یہ کہتا ہے، یا تیرے بارہ میں یہ کر رہا ہے تو اس شخص کو درج ذیل چھ اشیاء کرنی چاہیں:

اول:

وہ اس کی تصدیق مت کرے، کیونکہ چغل خور فاسق ہے.

دوم:

وہ چغل خور کو ایسا کرنے سے منع کرے، اور اسے نصیحت کرے، اور اس کے اس فعل کو برا کہے.

سوم:
اس سے اللہ كے ليے بغض ركھو، كيونكہ وہ اللہ كے نزديك مبغوض شخص ہے، اور جس پر اللہ كا غضب ہو اس سے بغض ركھنا واجب ہے.

چہارم:
اپنے بھائى كے بارہ ميں غالبا برا ظن نہيں ركھے.

پہنجم:
اسے جو كچھ بتايا گيا ہے اس كى بنا پر وہ جاسوسى پر آمادہ نہ ہو، اور اس كى كھوج ميں نہ لگ جائے.

ششم:
جس چيز سے چغل خور كو روكا ہے اس چيز پر خود راضى نہ ہو جائے، اس ليے وہ اس كى چغلى كو نقل كرتے ہوئے يہ مت كہنا شروع كر دے كہ: فلاں شخص نے مجھے يہ بتايا، اس طرح تو وہ خود بھى چغل خور بن جائيگا، اور اس نے بھى وہى كام كر ليا جس سے منع كيا گيا ہے " انتہى

ديكھيں: الاذكار (٢٧٥).
ـ خاوند جو اپنى بيوى سے چاہتا ہے وہ چغلى اور غيبت ہے، جو كہ كبيرہ گناہ ميں شامل ہوتى ہے، اس ليے بلاشك و شبہ اس كے نقل كرنے ميں فساد و خرابى اور بغض و عداوت پيدا ہوتى ہے، اور پھر بيوى كے خاندان والے اپنى بات كو خاوند تك نقل كرنے كو ناپسند كرتے ہيں.

اور يہ علم ميں ہونا چاہيے كہ فساد و خرابى كى نيت سے ہى كلام نقل كرنے كو چغلى اور غيبت نہيں كہا جاتا، بلكہ بعض اوقات تو صرف بطور تماشہ اور كھيل اور فائدہ كے ليے ہوتى ہے.

شيخ عبد العزيز بن باز رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" جس چيز سے اجتناب كرنا اور بچنا اور دور رہنا ضرورى ہے وہ چغلى اور غيبت ہے، جو ايك شخص سے دوسرے شخص يا پھر ايك جماعت سے

دوسری جماعت کی طرف نقل کی جاتی ہے، یا پھر ایك قبیلہ سے دوسرے قبیلہ کی طرف خرابی وفساد کی غرض سے اور انہیں لڑانے کے لیے، اور یہ چیز ایسی چیز کا انکشاف کرنا ہے جسے وہ ظاہر کرنا پسند نہیں کرتا، چاہے جسے بتائی جا رہی ہے وہ ناپسند کرے یا پھر جس کی جانب سے نقل کی جا رہی ہے وہ ناپسند کرے، یا پھر کوئی تیسرا شخص، اور چاہے یہ بات ہو یا قول یا اعمال، یا کتابت یا پھر اشارہ کنایہ اور چاہے منقول اقوال ہوں یا پھر اعمال، اور چاہے عیب ہو یا منقول عنہ کا نقص، یا نقص نہ ہو.

انسان پر واجب ہے کہ وہ جو لوگوں کے حالات دیکھ رہا ہے وہ اس پر خاموش رہے، لیکن وہ جسے بیان کرنے میں کسی دوسرے مسلمان شخص کا فائدہ ہو یا اسے شر سے محفوظ رکھنا.

چغلی اور غیبت کا سبب یہ ہوتا ہے: یا تو جس کی جانب سے جچغلی اور غیبت کا سبب یہ ہوتا ہے: یا تو جس کی چغلی کی جا رہی ہے اس سے برا ارادہ رکھتا ہو، یا پھر جس سے چغلی کی جا رہی ہے اس سے محبت کا اظہار کرے، یا پھر فضول اور باطل باتوں میں مشغول ہو کر لطف اندوز ہونا چاہتا ہو، یہ سب حرام ہے.
چغلی اور غیبت کی حرمت پر کتاب و سنت میں بہت دلائل پائے جاتے ہیں جن میں سے چند ایك ذیل میں پیش کیے جاتے ہیں:
فرمان باری تعالی ہے:
{ اور تو کسی ایسے شخص کا بھی کہا نہ ماننا جو زیادہ قسمیں کھانے والا ہو }
{ بے وقار کمینہ، عیب گو چغل خور کی بھی بات مت مانو }القلم (١٠ - ١١).
{ بڑی خرابی ہے اس شخص کی جو عیب ٹٹولنے والا غیبت کرنے والا ہو }الهمزة (١).
حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
" چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا "

متفق علیہ.

اور ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" کیا تمہیں العضہ کے بارہ میں بتاؤں ؟ یہ غیبت و چغلی ہے جو لوگوں کی باتیں نقل کرتا پھرتا ہے "

اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے.

اور پھر چغلی اور غیبت ان اسباب میں شامل ہوتی ہے جس کی بنا پر عذاب قبر ہوتا ہے؛ کیونکہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا:
" ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے، اور انہیں کسی بڑے (گناہ) کی بنا پر عذاب نہیں ہو رہا "
پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" کیوں نہیں، ان میں سے ایك شخص تو پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا، اور دوسرا چغلی کرتا تھا "
متفق علیہ.
غیبت اور چغلی اس لیے حرام کی گئی ہے کہ اس کی وجہ سے لوگوں کے مابین فساد اور خرابی پیدا ہوتی ہے، اور دشمنی و عداوت چل نکلتی ہے، اور پھر بدنظمی پیدا ہوتی ہے، اور لڑائی کی آگ بھڑك اٹھتی ہے، اور حسد و کینہ اور بغض اور نفاق پیدا ہوتا ہے، اور ہر قسم کی ممحبت و مودت کا خاتمہ ہو جاتا ہے، اور تفریق و اختلاف پیدا ہوتا ہے، اور خیانت و دھوکہ کا باعث بنتی ہے، بری اور معصوم لوگوں پر بہتان بازی کا باعث بنتی ہے، اور سب و شتم اور قبیح اشیاء کا باعث بنتی ہے.

اور اس لیے بھی کہ یہ دونوں بزدلی اور کمزوری نیچ پن کا عنوان ہیں، اس کے ساتھ ساتھ چغلی اور غیبت کرنے والا شخص اور بھی بہت سارے گناہ

کا ذمہ دار ٹھرتا ہے، جو اسے اللہ کے المناك عذاب اور ناراضگی و غضب کی طرف لے جاتے ہیں " .

دیکھیں: فتاوی الشیخ ابن باز رحمہ اللہ (٣ / ٢٣٧ - ٢٣٩) مختصرا.

اور العضہ کے بارہ میں کہا گیا ہے کہ: یہ قریش کی زبان میں جادو کے معنی میں ہے، اور ایك قول ہے کہ کذب و بہتان کو کہا جاتا ہے.

شیخ عبد اللہ بن جبرین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

میرا خاوند میری باتیں اپنے گھر والوں کو بتاتا ہے، اور پھر ان کی باتیں مجھے بتاتا رہتا ہے، جس کے نتیجہ میں بہت ساری مشکلات پیدا ہو جاتی ہیں، میں نے کئی بار خاوند کو کہا ہے کہ وہ ایسا مت کیا کرے، لیکن وہ اس سے باز نہیں آتا برائے مہربانی مجھے یہ بتائیں کہ میں کیا کروں ؟

شیخ کا جواب تھا:
" اس عمل کو چغلی اور غیبت کہا جاتا ہے، کہ خرابی پیدا کرنے کے لیے کلام نقل کی جائے، اس کی وعید کے بارہ میں اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:
{ بے وقار کمینہ، عیب گو چغل خور کی بھی بات مت مانو }القلم (١١).

یہ جہنمیوں کے اوصاف میں سے ایك وصف ہے.
اور ایك مقام پر ارشاد باری تعالی ہے:
{ بڑی خرابی ہے اس شخص کی جو عیب ٹٹولنے والا غیبت کرنے والا ہو }الھمزۃ (١).

اور ایك اثر میں ہے کہ:

" چغل خور اور غیبت کرنے والا شخص ایك لمحہ میں اتنی خرابی پیدا کر دیتا ہے جو جادوگر ایك سال میں بھی نہیں کر سکتا "

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے کہ:

" چغل خور جنت میں نہیں جائیگا "

بلاشك و شبہ اس کی حرمت اس وقت اور بھی شدید ہو گی جب یہ عمل خاوند اور بیوی اور اس کے رشتہ داروں کے مابین ہو، اس لیے خاوند کو اللہ سے ڈرتے اور تقوی اختیار کرتے ہوئے ایسے قبیح عمل سے باز آ جانا چاہیے کہ اللہ سبحانہ و تعالی نگرانی کر رہا ہے.

اور پھر اسے ان اسباب سے دور رہنا چاہیے جو اسے جلدی یا دیر میں عذاب سے دوچار کرنے والے ہوں، اور اسے جھوٹ اور غیبت اور چغل خوری اور بہتان سے اجتناب کرنا چاہیے، اور لوگوں میں خرابی پیدا کرنے سے باز رہے.
اس کی بجائے وہ صدق و سچائی اختیار کرے، اور لوگوں کی عزت کی حفاظت کرے، اور اللہ کا خوف و ڈر اختیار کرے، اور اللہ کی نگرانی کا یقین رکھے کیونکہ وہ اللہ بڑی سخت سزا کا مالك ہے " انتہی

دیکھیں: الحلول الشرعیۃ للخلافات و المشکلات الزوجیۃ و الاسریۃ فتوی نمبر (٤٢).
اس لیے خاوند اپنی بیوی سے یہ مطالبہ واپس لے لے، اور اگر خاوند اس مطالبہ پر اصرار کرتی ہے تو پھر بیوی کے لیے حلال نہیں کہ وہ خاوند کی اس بات کو تسلیم کر کے لوگوں کی باتیں بتاتی پھرے، کیونکہ کلام نقل کرنے کی موافقت کرنا اسے گناہ جاری رکھنے میں معاونت ہوگی، اور کلام نقل کرنے سے رك جانے میں اس معصیت کا خاتمہ ہے.
اور اگر بیوی کو خدشہ ہو کہ اگر اس نے کلام نقل نہ کی تو پھر خاوند اور بیوی کے مابین مشلات بڑھ سکتی ہیں تو پھر خاوند کے اصرار پر کلام نقل کرنے میں کوئی حرج نہیں کہ وہ اپنے خاندان کی کلام نقل کر سکتی ہے مثلا وہ یہ کہے:

وہ آپ کی تعریف کرتے تھے اور آپ کا ذکر خیر کرتے تھے اس طرح کے الفاظ نقل کرے جو ان میں محبت و مودت قائم کرنے کا باعث ہوں، اور آپس

میں الفت پیدا ہو، اور خاوند اور اس کے سسرال والوں کے مابین اختلافات ختم ہو جائیں.

اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کے خاوند کی اصلاح فرمائے، آپ اور آپ دونوں کو خیر و بھلائی پر جمع کرے.

واللہ اعلم .